SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, August 26, 1990

These Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at 5:30 of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

أعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ
لَهُمْ فِيهَا أَزْوٰجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ
سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾

SENATE DEBATES

SENATE OF PAKISTAN

Sunday, August 26, 1990

These Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House), Islamabad, at 5:30 of the clock in the evening, with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair.

(Recitation from the Holy Quran)

أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيهِمْ نَارًا ۖ كُلَّمَا
نَضِجَتْ جُلُودُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُودًا غَيْرَهَا لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ۗ
إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيزًا حَكِيمًا ﴿٥٦﴾ وَالَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهٰرُ خٰلِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ
لَهُمْ فِيهَا أَزْوٰجٌ مُطَهَّرَةٌ ۖ وَنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيلًا ﴿٥٧﴾ إِنَّ اللّٰهَ
يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ
أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۗ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ
سَمِيعًا بَصِيرًا ﴿٥٨﴾

ترجمہ : (یاد رکھو) جن لوگوں نے ہماری آیتوں کے ساتھ کفر کیا (یعنی انھیں جھٹلایا اور سرکشی و شرارت سے مقابلہ کیا) تو قریب ہے کہ قیامت کے دن، ہم انھیں آتشِ دوزخ میں جھونک دیں۔ جب کبھی ایسا ہو گا کہ اُن کی کھال (آگ کی گرمی سے پک جائے گی یعنی جل جائے گی) تو ہم پچھلی کھال کی جگہ دوسری کھال پیدا کر دیں گے تا کہ عذاب کا مزہ (اچھی طرح) چکھ لیں۔ بلاشبہ اللہ سب پر غالب ہے اور جو کچھ کرتا ہے حکمت کے ساتھ کرتا ہے۔

اور جو لوگ ہماری آیتوں پر ایمان لائے اور اُن کے کام بھی اچھے ہوئے تو ہم انھیں (راحت و سرور کے) ایسے باغوں میں داخل کر دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی سرسبزی و شادابی کبھی ختم ہونے والی نہیں) وہ ان باغوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی رفاقت کے لیے نیک و پارسا بیویاں ہوں گی۔ نیز ہم انھیں (اپنی رحمت کے) بڑے اچھے سائے میں جگہ دیں گے۔

(مسلمانو!) خدا تمھیں حکم دیتا ہے کہ جو جس کی امانت ہو، وہ اس کے حوالے کر دیا کرو (ایسا نہ کرو کہ کسی حق دار اور اہل کے حق سے انکار کر دو) اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو چاہیئے کہ انصاف کے ساتھ کرو کیا ہی اچھی بات ہے جس کی خدا تمھیں نصیحت کرتا ہے!۔ بلاشبہ وہ سب کچھ جاننے والا اور دیکھنے والا ہے۔

UNLAWFUL FIRING ON A STUDENT PROCESSION IN QUETTA

جناب ڈپٹی چیرمین: جزاک اللہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

نوابزادہ جہانگیر شاہ جوگیزئی: پوائنٹ آف آرڈر، کوئٹہ میں طالب علموں کا ایک پرامن جلوس منتشر ہونے کے بعد جب کالج میں داخل ہو رہا تھا تو اس پر ناجائز طور پر فائرنگ کی گئی جس سے کچھ جانوں کا نقصان ہوا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ ان پولیس والوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ مگر عجیب بات یہ ہے کہ جب جلوس ختم ہونے کو آیا اور طالب علم اپنے کالج میں جا رہے تھے تو پولیس کو فائرنگ کا آرڈر کس نے دیا۔ میجسٹریٹ کہتا ہے میں نے حکم نہیں دیا کمشنر کہتا ہے میں نے نہیں دیا ڈپٹی کمشنر کہتا ہے میں نے نہیں دیا پھر اس کو آرڈر دینے والا کوئی خفیہ ہاتھ ہوگا تاکہ لوگوں میں خوف و ہراس پھیل جائے اسی لئے ہم کہتے تھے کہ ایسی کیئر ٹیکر گورنمنٹ کومت رکھو جس کا اپنا کوئی intrest ہو۔ اب آپ نے دیکھ لیا یہ آج کے اخبار کا تراشا ہے "کوئٹہ میں جمعرات کو ہونے والی پولیس فائرنگ کے، ناخوشگوار واقعہ کے خلاف ہفتے کو مکمل ہڑتال ہوئی۔ صوبے سے موصول ہونے والی مختلف اطلاعات کے مطابق چمن، پشین، ژوب اور لورالائی میں بھی ہڑتال کی گئی تاہم کسی جگہ سے کسی ناخوشگوار واقعہ کی اطلاع نہیں ملی"۔ یہ ہڑتال پشتون ایریا میں ہوئی، بلوچ ایریا میں نہیں ہوئی اس کا مطلب یہ ہے کہ اس حکومت کو support کرنے کے لیے یا condemn کرنے کے لیے کوئی لفظ بلوچوں نے نہیں کہا۔ مجھے اس واقعہ پر بہت افسوس ہوا۔ اسی لیے ہم کہتے ہیں

کہ ہمارا صوبہ علیحدہ کیا جائے یہ نہیں تو یہ حالات کسی بھی حد تک پہنچ سکتے ہیں یہ اس قسم کا پہلا واقعہ ہے۔ بہر حال مرحومین کے لیے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ جوگیزئی صاحب پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا ہے باقی ہاؤس کی اطلاع کے لیے یہ بہت سنگین مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ نہتے اور غیر مشتعل لوگوں پر جب وہ کالج جا رہے تھے فائرنگ کی گئی۔ پریس میں بھی آیا تھا۔ ٹی وی میں بھی گورنمنٹ نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ بغیر کسی مجسٹریٹ کے آرڈر کے پولیس نے فائرنگ کی ہے۔ اب اس کی انکوائری ہو رہی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ کم از کم انتظامیہ اس میں involve نہیں ہے۔ یہ صرف پولیس کی زیادتی ہے۔ پولیس کے وہ اہلکار بھی گرفتار ہو گئے ہیں اور اب انکوائری ہو گی یہ بہت افسوس کی بات ہے کہ تین طالب علم اور ایک شہری اس میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ وزیر داخلہ کے علم میں بھی ہے اور تمام اراکین کے علم میں بھی ہے ان اخبارات میں اس کا پریس نوٹ آگیا ہے۔ باقی اس میں جو issues involve کئے گئے ہیں۔ وہ سیاسی نوعیت کے ہیں اور قسم کے ہیں نہیں سمجھتا کہ یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے اس معاملے کو آپ اس ہاؤس کے فلور پر discuss کرنا چاہتے ہیں تو اور کوئی طریقہ اس کے لیے ڈھونڈا جائے بلکہ قاضی صاحب سے گزارش کروں گا کہ مرحومین کے لیے فاتحہ پڑھی جائے اور ان کے لواحقین کے لیے صبر کی دعا کی جائے اور اگر مناسب ہو تو وزیر داخلہ آپ کے پوائنٹ آف آرڈر پر جو کہ بنتا تو نہیں ہے لیکن ایک اہم نکتہ آپ لائے ہیں اس کی کچھ وضاحت فرما دیں۔

میاں زاہد سرفراز :۔ جناب چیئرمین ! جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں بنتا لیکن آپ کے حکم کی تعمیل میں میں کچھ عرض کر دیتا ہوں ہماری اب تک کی اطلاعات کے مطابق کسی نے پولیس کو کوئی administrative order نہیں دیا اس کے بغیر ہی پولیس کے چند ایک لوگوں نے فائرنگ کی جنہیں گرفتار کر لیا گیا ہے اور شک یہ ہے کہ کسی نے ان کو ورغلایا یا کسی سازش کے تحت نگران حکومت کو بدنام کرنے کے لیے اس قسم کا عمل کروایا ہے ۔ حکومت کو خود اس بات کا بہت صدمہ ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ جو اصل حقائق ہیں ان کا پتہ چلائیں اور اگر اس کے پیچھے کوئی سازش ہے تو اس کا بھی صحیح پتہ چل سکے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : شکریہ ! قاضی صاحب آپ فاتحہ پڑھ دیجئے ۔

جناب عبدالرحمٰن جمالی : کراچی میں جو ہلاک ہوئے ہیں ان کے لیے بھی دعائے مغفرت کر دیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : ہاں ! کراچی میں جن لوگوں کی ہلاکت ہوئی ہے ان کے لیے بھی فاتحہ پڑھ دیں ۔

(قاضی عبدالطیف صاحب نے دعائے مغفرت کی)

LEAVE OF ABSENCE

جناب ڈپٹی چیئرمین : رخصت کی درخواستیں ۔

جناب محمد اسحاق بلوچ صاحب نے طبی معائنے کے لیے ایوان سے ۲۶ اور

۲۷ اگست کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں

(رخصت منظور کی گئی)

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ میں پڑھ لوں پھر آپ کا پوائنٹ آف آرڈر سن لیتے ہیں۔ خواجہ محمد حمید الدین صاحب نے علالت کی بنا پر ۲۰ اگست تا اختتام اجلاس ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سردار محمد یوسف خان سرسولی صاحب نے اپنی علالت کی بنا پر ایوان سے حالیہ مکمل اجلاس کے لیے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین: سید افتخار حسین گیلانی صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر ۲۶ تا ۲۹ اگست کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں۔

(رخصت منظور کی گئی)

پروفیسر خورشید احمد: اسے منظور نہیں ہونا چاہیے اس لیے کہ ہم ان کی تحریک پر بحث کر رہے ہیں۔ ہم نے ان کی تقریر سنی ہے، اس لیے ان کا فرض ہے کہ وہ بھی ہماری تقریریں سنیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: فرض تو ان کا ضرور بنتا ہے۔ مگر چونکہ ایوان نے کہہ دیا ہے اس لیے میں اخلاقاً مجبور ہوں کہ ان کی رخصت منظور کرلوں۔ جی قاضی صاحب، آپ کچھ فرمانا چاہتے تھے۔

قاضی عبداللطیف: جناب والا، یہ جو بل آیا ہے، اس کا اردو میں ترجمہ نہیں دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کون سا بل۔

قاضی عبداللطیف: یہ میرا خیال ہے کہ ڈاکٹر پانیزئی صاحبہ والا ترمیمی بل ہوگا۔

پروفیسر خورشید احمد: یہ میرے خیال میں بہت پہلے آ چکا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب میرے خیال میں یہ آئینی گیارہواں ترمیمی بل ہے، یہ تو کمیٹی کو ریفر ہو چکا ہے۔ اور ابھی تک کمیٹی سے اس کے بارے میں رپورٹ نہیں آئی ہے۔ آج تو پانیزئی صاحبہ نے تحریک پیش کی ہے کہ اس رپورٹ کے بغیر اس پر بحث کی جائے۔ اور اس کی کاپی آپ کو پہلے مل چکی ہوئی ہے۔

قاضی عبداللطیف: میں اس کا اردو ترجمہ مانگ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ہاں، اس کا اردو ترجمہ بھی پہلے آپ کو مل چکا ہوگا، اور سیکریٹریٹ یہی تصور کرتا ہے کہ آپ کو پہلے مل چکا ہے اور یہ آپ کے پاس موجود ہوگا اگر نہیں ملا تو پھر بھی میں سیکریٹریٹ سے کہوں گا کہ وہ کاپی آپ کو دے دیں ۔ قاضی صاحب، آپ کو یہ کاپی مل جائے گی ۔ پروفیسر صاحب اب آپ کی تحریکِ التوا نمبر ۹ ہے، آپ اسے پیش کریں ۔

ADJOURNMENT MOTIONS

i) *RE*: KIDNAPPING MR. M.H. BUKHARI AND DEPRIVING HIM Rs.10.5 MILLION.

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! نمبر ۹ تحریکِ التوا move ہو چکی ہے ۔ اس پر تو ہم اب وزیر موصوف سے جواب کی توقع کر رہے ہیں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ وزیر داخلہ صاحب ۔

میاں زاہد سرفراز:۔ کون سی جناب ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ ا نہڑ کیس والی ۔

i) *RE*: KIDNAPPING MR. M.H. BUKHARI AND DEPRIVING HIM RS.10.5 MILLION.

میاں زاہد سرفراز:۔ جناب والا! میرے پاس اس کی تمام تفصیلات لکھی ہوئی ہیں۔ لیکن اب یہ معاملہ subjudice ہو چکا ہے، اس لیے اب اس کے متعلق statement دینی بنتی نہیں ہے۔ یہ وہاں پر سپیشل ٹربیونل نمبر ا میں زیر سماعت ہے، اس کیس میں سات ملزم ہیں، ان میں سے پانچ گرفتار ہیں، ان پر کیس چل رہا ہے۔ اور جو دو ہیں وہ abscond کر چکے ہیں۔ اس سلسلے میں میری یہ معروضات ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ اس کے بارے میں تھوڑے سے facts بتا دیں تو کافی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ اس کے بارے میں facts بتا دیں تاکہ ہاؤس کو معلوم ہو سکے۔ پریس گیلری میں بھی اخبار نویس بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی علم ہو جائے تاکہ وہ پبلک کے علم میں کوئی بات لا سکیں۔ اس کے بارے میں نام وغیرہ بتا دیں۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب چیئرمین، اگر آپ اجازت دیں تو میں کچھ وضاحت کروں

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ جی فرمائیے۔

پروفیسر خورشید احمد: جناب والا! اس روز محترم وزیر داخلہ موجود نہیں تھے اور محترم رفیع رضا نے اس کو take up کیا تھا صورتحال یہ تھی کہ میں نے اس کو move کر دیا تھا اور ساتھ ہی چند بنیادی چیزیں بتا دی

[Prof. Khurshid Ahmed]

تھیں کہ کس طرح یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے۔ یہ recent occurrence ہے
ور یہ ایسا واقعہ ہے۔ جس سے نہ صرف ملک میں بلکہ پوری دنیا میں پاکستان کا وقار
مجروح ہوا ہے اس وقت بھی یہ بات کہی گئی تھی کہ یہ کیس subjudice ہے
اس پر ہم نے کہا تھا کہ آپ معلومات حاصل کریں اور ہمیں دو چیزیں بتا دیں کہ
پہلی بات یہ کہ basic facts of the case کیا ہیں اور دوسری یہ کہ آیا
یہ کیس under investigation ہے یا عدالت میں چلا گیا ہے۔ یہ معلوم ہونے
کے بعد ہم اپنی گزارشات پیش کریں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: صحیح ہے۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ ان دو باتوں کے متعلق اگر محترم وزیر صاحب
وضاحت کردیں تو اس سے ایوان کو بھی معلومات حاصل ہو جائیں گی اور قوم کے سامنے اصل
حقائق بھی آجائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین، شکریہ! محترم وزیر داخلہ صاحب،

میاں زاہد سرفراز:۔ جناب چیئرمین! اس کیس میں آٹھ آدمیوں کا چالان ہوا
ہے، (۱) غلام حسین اہڑ (۲) نور نبی (۳) نجم الحسن عرف بابر جمالی
(۴) عاطف منظور (۵) علی بخش (۶) غلام قادر (۷) علی نواز اور (۸) علی بخش

) *RE*: KIDNAPPING MR. M.H. BUKHARI AND DEPRIVING HIM

RS. 10.5 MILLION.

یہ کل ملزمان آٹھ ہیں۔ ان میں سے تین abscond کر گئے ہیں۔ وہ ابھی گرفتار
نہیں ہوئے، پہلے پانچ گرفت رہیں، ان میں غلام حسین انہڑ بھی شامل ہے۔ ان کے
بارے میں تفتیش مکمل ہو چکی ہے، یہ کیس under trial ہے، اور ٹریبونل کے
سامنے پیش ہو چکا ہے۔ پیشی کی گزشتہ تاریخ ۱۵ رتھی، اب آئندہ تاریخ سماعت
۲۵ اور ۲۶ ستمبر ہے۔

اس کی مختصراً کہانی کچھ اس طرح سے کہ: ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: پہلی پیشی کب ہوئی تھی۔

میاں زاہد سرفراز: ۱۵ اگست اور اب آئندہ پیشی ۲۵ اور ۲۶ ستمبر ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین: ٹھیک ہے۔

Mian Zahid Sarfraz: The present position of the case is that the rge sheet has already been framed against all the five accused and non-able warrants also issued. Summons has been issued to the complainan . Bukhari who is said to be at London for recording his evidence on 9.1990. He has been directed for service of the summons. Summons has been issued to the Manager, Faran Hotel and Taj Mahal Hotel. nmons has also been issued to the witnesses, Abdul Qadir, Hina Imam e of Shaheed Imam. Summons has been issued to Manager PCCI with order to come alongwith the record of the opening of account of rtaza Hussain Bukhari alongwith the transaction relating to this account.

جناب والا! یہ اس کی present position ہے ۔ اب اگر آپ حکم دیتے ہیں تو مزید عرض کرتا ہوں لیکن یہ کیس جیسے کہ میں نے عرض کیا ہے subjudice ہے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین :- جی ، پروفیسر صاحب ! آپ کیا فرماتے ہیں ۔

پروفیسر خورشید احمد :- جناب والا ! میں صرف یہ معلوم کرنا چاہوں گا کہ جو اصل complaints صدر مملکت اور وزیراعظم کو بھیجی گئی تھیں، ان میں ایک خود بخاری صاحب نے بھیجی ہے اور دوسری اس کی بیوی نے اس میں ان ناموں کے علاوہ بھی کچھ اور نام بھی ہیں، جو آپ نے لیے ہیں، کیا وجہ ہے کہ اس investigation میں وہ نام ان میں شامل نہیں ہیں ۔

میاں زاہد سرفراز :- اس وقت مجھے جو بریف دیا گیا ہے ، اس میں تو یہی نام شامل کئے گئے ہیں ، ہو سکتا ہے کہ ابھی کچھ چیزیں سامنے نہ آئی ہوں جو تفتیش کے دوران سامنے آئیں گی ۔ جب تک ان چیزوں کو co-relate نہ کر لیا جائے اس وقت تک ان چیزوں کو اخفا میں رکھا جاتا ہے ۔ اس لیے شاید ابھی ان کے نام شامل نہ کئے گئے ہوں ۔ اگر آگے چل کر کوئی مصدقہ بات سامنے آئے گی تو پھر ان کے نام بھی شامل کئے جائیں گے ، اگر کوئی مصدقہ بات سامنے نہیں آتی تو ہو سکتا ہے کہ ان ناموں کو شامل نہ کیا جائے ۔

i) *RE*: KIDNAPPING MR. M.H. BUKHARI AND DEPRIVING HIM RS.10.5 MILLION.

پروفیسر خورشید احمد: ۔کیا وزیر داخلہ یہ بتا سکیں گے کہ ایس ایم بخاری کی اصل شکایت جس کے ساتھ تین documents بھی منسلک ہیں ۲۶ فروری ۱۹۹۰ء کو صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان، دونوں کو بھیجی گئی ہے۔ جس میں ان ناموں کے علاوہ بھی کچھ نام دیئے گئے ہیں جن کا ابھی آپ نے ذکر کیا ہے، کیا آپ کی investigation میں یہ documents موجود ہیں

میاں زاہد سرفراز: ۔ جناب والا! مجھے جو documents provide کیے گئے ہیں ان میں یہ شامل نہیں ہیں۔ چونکہ یہ کیس subjudice ہے اس لئے میرے خیال میں اس پر مزید بات نہیں کی جا سکتی، البتہ چیئرمین صاحب کا حکم ہوگا تو میں اس کی تفصیل میں ضرور جاؤں گا ورنہ نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: ۔ صحیح ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: ۔ میں نے اس معاملے کے اندر خود احتیاط برتی ہے لیکن چونکہ یہ کیس بین الاقوامی اہمیت کا ہے اس لیے میں وزیر متعلقہ سے درخواست کروں گا کہ اس سلسلے میں جو بھی دستاویزات public knowledge میں آگئی ہیں ان کے بارے میں بتایا جائے ہم پرائم منسٹر کو بھیجے جانے والے کاغذات

[Prof. Khurshid Ahmed]

کو نہیں جانتے چونکہ یہ خطوط باقاعدہ پریس کو فراہم کئے گئے ہیں اور پریس کے پاس پبلک پراپرٹی کے طور پر موجود ہیں اس لیے میں ان سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ان کو ملاحظہ کریں اور یہ بتائیں کہ آخر ان کو شاملِ تفتیش کیوں نہیں کیا گیا۔

Mr. Abdul Majid Kazi: Have we question Hour or what, I just want to understand?

پروفیسر خورشید احمد: Question Hour نہیں ہے بلکہ بہت اہم کیس ہے۔

جناب ڈپٹی چیرمین:۔ قاضی صاحب یہ بہت ہی important case ہے میرے لیے اور اس ہاؤس کے لیے ضروری ہے کہ اس کے بارے میں تفصیلات معلوم ہوں۔

Mr. Abdul Majid Kazi : When the matter is subjudice then what we are trying to establish Sir?

جناب ڈپٹی چیرمین: ٹھیک ہے لیکن۔ there is nothing wrong in it اگر پروفیسر صاحب ان کو مزید گائیڈ کر سکتے ہیں اور ان کو کچھ document دے سکتے ہیں یا وہ بات بتا سکتے ہیں جو وزیر صاحب کے علم میں پہلے نہیں ہے تو اس بات کرنے میں کوئی ہرج نہیں۔ جہاں تک کیس کی findings سے تعلق ہے، اس کے بارے میں نہ ہی میں بات کر رہا ہوں اور نہ ہی پروفیسر صاحب بات کر رہے ہیں۔

ADJOURNMENT MOTIONS

i) *RE*: KIDNAPPING MR. M.H. BUKHARI AND DEPRIVING HIM Rs.10.5 MILLION.

میاں زاہد سرفراز :۔ جناب چیئرمین ! اگر آپ اجازت دیں تو میں عرض کروں کہ ماضی میں اگر کسی نے دائیں بائیں کی بات کی ہو تو میں کہہ نہیں سکتا۔

I have never professed to be an encylopedia

نہ ہی میں یہ کہوں گا کہ ہر وقت میرے پاس total information ہوتی ہے اگر میرے پاس فوری طور پر کوئی انفارمیشن موجود نہیں ہوگی تو میں اس کے لیے آپ سے time دینے کی درخواست کروں گا۔

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ صحیح ہے۔

میاں زاہد سرفراز : میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ پروفیسر صاحب نے جو سوال کیا ہے۔ اگر اس سوال کو پیش نظر رکھا جائے تو شاید وہ subjudice ہونے کے دائرے میں بھی نہ آئے۔ لیکن میرے پاس اس وقت مطلوبہ information نہیں ہے۔

If the House so disires then I would come back with the required information.

جناب ڈپٹی چیئرمین : پروفیسر صاحب ، بہتر تو یہ ہے کہ آپ اور محترم وزیر صاحب آپس میں ایک جگہ بیٹھ جائیں اور وہ information or document جو آپ کے

[Mr. Deputy Chairman]

پاس ہیں جو وزیر صاحب کے پاس کسی وجہ سے نہیں ہیں، ان کو مہیا کر دیں۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ جناب چیئرمین! یہ میرا کوئی ذاتی مسئلہ نہیں ہے میں نے قانون اور رولز کی حدود کو سامنے رکھ کر سوال formulate کیا ہے، مجھے خود احساس ہے کہ کتنا نازک مسئلہ ہے۔ میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ انصاف ہو، اور اس میں جو بھی ملوث ہو، جس سطح کی شخصیت بھی ملوث ہو اس کا عدالت کے ذریعے مواخذہ کیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اسی لیے میں نے آپ سے درخواست کی تھی کہ جو documents آپ کے پاس ہیں اور ان کے پاس کسی وجہ سے نہیں ہیں، وہ آپ وزیر صاحب کو دے دیں تو اس سے ان کے ہاتھ زیادہ مضبوط ہوں گے۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ جناب! وہ دینا میرے لیے کوئی مشکل نہیں ہے لیکن میں وزیر صاحب سے اتنی درخواست کروں گا کہ جو لسٹ انہوں نے دی ہے وہ اب پبلک کے سامنے آنے والے documents کے مطابق نامکمل ہے۔

چونکہ وہ وزیر داخلہ کی حیثیت سے ان تمام دستاویزات و معلومات کے امین ہیں۔ اس لیے میں چاہوں گا کہ وہ اس بات کا پورا پورا اہتمام کریں کہ جو بھی افراد اس میں ملوث تھے۔ ان سب کے بارے میں صحیح طور پر تفتیش کی جائے اور اس کے بعد پھر قانون کے مطابق ہر ایک کے ساتھ معاملہ کیا جائے۔

ADJOURNMENT MOTIONS

i) *RE*: KIDNAPPING MR. M.H. BUKHARI AND DEPRIVING HIM Rs.10.5 MILLION.

میاں زاہد سرفراز: جناب چیئرمین! جن آٹھ افراد کا میں نے ذکر کیا ہے کہ وہ under trial ہیں۔ جن میں سے تین فرار ہو چکے ہیں اور ۵ زیر حراست ہیں میرے خیال میں پروفیسر صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ جو complainant تھا اس نے ان ناموں کے علاوہ بھی کچھ نام صدر محترم کو دیے تھے جو میرے علم میں نہیں تھے شاید ان کے بارے میں پوچھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ کا حکم ہوگا تو آئندہ کسی تاریخ پر میں وہ اطلاع فراہم کر سکتا ہوں۔ کیونکہ شاید مجھے ایک دو دن میں کسی مجبوری کے تحت کراچی جانا پڑے۔۔۔

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے جی۔ جو بھی ضروری اطلاع ان کو ملے وہ ہمیں بتا دیں۔ باقی جیسے کیس چل رہا ہے۔ چلنے دیں۔

Mian Zahid Sarfraz : Thank you Sir,

Mr. Deputy Chairman : Not pressed

دوسری تحریک نمبر ۲۰ بھی پروفیسر صاحب آپ کی ہے۔

پروفیسر خورشید احمد: کیا وزیر متعلقہ موجود ہیں، کیونکہ الٰہی بخش سومرو صاحب غالباً اسے handle کر رہے تھے اور انہوں نے مجھ سے کہا تھا کہ میرا انتظار کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: اس کو پھر ڈیفر کریں اور ۲۵ کو لے لیں۔

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے جی ۲۵ کو لے لیں۔ اس کو میں دوبارہ پڑھ

دیتا ہوں۔ کیونکہ اس دن بیچ میں رک گیا تھا۔

Mr. Deputy Chairman : Yes, please read it out

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

Prof. Khurshid Ahmed : "It has been reported in the daily "Jang" of 21st June, 1990, on the authority of the Chairman, Federation of Pakistan, Chambers of Commerce and Industry that a Federal Minister (Ex-Federal Minister) has succeeded in getting the Ghee Mill of an industrial closed in Gadoon Amazai primarily because the Ghee Mill to be sponsored by the family of the said Minister had not started production and if the other Ghee Mills had gone into production it would have affected the expected profits of the family project of the Minister concerned. This is a matter of serious national interest and is of recent occurrence. I, therefore, beg to move that the normal business of the House be suspended to discuss this question".

جناب ڈپٹی چیرمین: چوہدری صاحب کیا یہ اس دن oppose ہو گئی تھی۔

پروفیسر خورشید احمد: جی ہاں! انہوں نے کہا تھا کہ میں oppose کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی چیرمین: oppose ہو گئی تھی۔ تو پھر پروفیسر صاحب وضاحت کریں۔

ADJOURNMENT MOTIONS

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

پروفیسر خورشید احمد:- جناب والا! میں پھر یہ عرض کردوں کہ عوام کے نمائندے کی حیثیت سے اور سینیٹ جو اس وقت واحد جمہوری ادارہ ہے جو . . . . . Parliamentary Control of Executive کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے ۔ ہمارا فرض ہے ۔ جو بھی قومی اہمیت کے اہم مسائل ہوں ۔ بلا کسی ذاتی دلچسپی کے ان کو ہم زیر بحث لائیں ۔ میری نہ سابقہ وزیر سے کوئی دوستی ہے اور نہ کوئی مخالفت ۔ میں ہر اس شخص کی عزت کرتا ہوں جو قانون کے مطابق کام کرے ۔ لیکن ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم قومی احتساب کی ذمہ داری ادا کریں اور وہ چیزیں جو اصول ، قانون ، ضابطہ اور اخلاق کے خلاف واقع ہو رہی ہوں ان پر گرفت کریں ۔ اس پہلو سے جناب والا! میں نے اس مسئلے کو اٹھایا ہے اور خاص طور سے اس لیے اٹھایا ہے کہ ہماری سیاست کا عجیب و غریب رنگ یہ ہے کہ اگر قانون سے انحراف کرنے والا nepotism, corruption کا مرتکب شخص میری پارٹی کا ہے تو وہ قابل قبول ہے اور دوسرے کی پارٹی کا ہے تو ناقابل قبول ۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم اس سطح سے بلند ہو کر ان معاملات پر میرٹ کے لحاظ سے غور کریں ۔ صورت حال یہ ہے کہ میں گدون

امازئی پروجیکٹ کے اوپر کوئی بات نہیں کرنا چاہتا۔ اس کے بارے میں بہت سی چیزیں کہی گئی ہیں۔ لیکن اس وقت جو بات میں کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ کو معلوم ہوگا کہ اس علاقے کی ترقی کے لیے کچھ سہولتیں دے کر ایک پروجیکٹ بنایا گیا تھا اس میں جو negative list صوبائی حکومت نے تیار کی ہے اور جس کا عام اعلان کیا گیا ہے کہ اسی علاقے میں فلاں فلاں نوعیت کی صنعتیں قائم نہیں ہو سکتیں اس Nagative list میں گھی کی صنعت بھی شامل تھی۔ اور یہ اس لیے شامل کی گئی تھی کہ گھی کی صنعت گزشتہ ۲۰ سالوں میں پاکستان کے مختلف علاقوں میں ترقی پذیر ہے اس کو بہت فروغ ملا ہے اور اس سے ہم نے اپنے زرمبادلہ کو بچانے اور خود کفالت حاصل کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر گدون امازئی سٹیٹ میں بھی اس کو رکھا جاتا تو پورے ملک میں گھی کی صنعت کے اوپر اس کا برا اثر پڑتا اس بنا پر اس کو negative list پر رکھا گیا۔ لیکن جناب والا! سابق وزیر اعظم صاحبہ کی direct instruction پر اس nagetive list کو suspend کرتے ہوئے ایک وفاقی وزیر کے بھائی کو گھی کی مل لگانے کی اجازت دی گئی۔ جناب والا!

جو اعداد و شمار اس سلسلے میں ہمارے سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں۔ کہ فی الحال یہ ۱۰۰ ٹن پیداواری صلاحیت کا پروجیکٹ ہے جو ۲۰۰ ٹن تک پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ گدون امازئی انڈسٹریل سٹیٹ میں جو بھی ادارے قائم ہوں گے۔

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

ان کے لیے rebate کی خصوصی سہولت حاصل ہوگی ۔ جس کے نتیجے کے طور پر ان کو بہت زیادہ rebate مل جائے گی ۔ اس capacity کے اوپر تقریباً چھ ہزار دو سو روپے فی ٹن ڈیوٹی بنتی ہے دوسرے الفاظ میں ۲۰ کروڑ کا فائدہ صرف اس rebate کی وجہ سے ملے گا جبکہ باقی پوری صنعت کو اتنا نہیں ملے گا جتنا اس ایک مل کو حاصل ہوگا ۔ جبکہ یہ مل صرف ۷۵ افراد کو ملازمت فراہم کرے گی ۔ ایسا بھی نہیں کہ یہ کوئی employment generating project ہے ۔ اس کے بعد دوسرا کام یہ کیا گیا ہے کہ جو دوسری فیکٹریاں وہاں پر لگ گئی تھیں اور ان میں پیداوار شروع ہونے والی تھی ان کو روک دیا گیا کہ آپ کام شروع نہ کریں اس لیے کہ ابھی ان منظور نظر افراد کی مل نے کام کرنا شروع نہیں کیا ۔ وہاں پر چیمبر آف کامرس کے چیئرمین نے اپنے بیان میں صاف الفاظ میں یہ بات کہی ہے میں وہ آپ کو پڑھ کر سنانا چاہتا ہوں کہ فیڈریشن آف پاکستان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹریز کے صدر راجہ عبدالرحمٰن نے انکشاف کیا ہے کہ ایک وفاقی وزیر نے گدون امازئی میں ایک صنعت کار کی گھی فیکٹری پولیس کے ذریعے اس وجہ سے بند کرادی کہ اس وزیر کی گھی فیکٹری نے پیداوار شروع نہیں کی تھی اور اس طرح وہ متوقع منافع سے محروم ہو رہا تھا ۔ ابھی اس کے اور پھر حاجی عدیل آف افغان کی انڈسٹری نے یہ بات کہی ہے جو فرنٹیئر پوسٹ کے ۲۰ ر اگست کے شمارے میں آئی ہے ۔

[Prof. Khurshid Ahmad]

"The official policies of the previous Government in respect of the Gadoon Amazai Scheme: He charged that nepotism was the guiding principle while allotting plots and issuing NOC for the Gadoon Complex".

اور جناب والا! تازہ ترین اطلاعات یہ ہیں کہ گو ابھی مشینری نہیں لگی ہے اور اس ادارے نے ابھی کام بھی شروع نہیں کیا لیکن raw material امپورٹ بھی ہو گیا ہے۔ اور منافع پر بک بھی چکا ہے۔

جناب والا! یہ ایسے حالات ہیں کہ جن کا سنجیدگی سے نوٹس لینا ضروری ہے آپ کو معلوم ہو گا کہ پولیٹیکل کرپشن ان چیزوں میں سے ایک ہے جس کی بنیاد پر ایک ایوان کا وقار ختم ہو جاتا ہے اور ہندوستان جیسے ملک میں جہاں پر پولیٹیکل کرپشن موجود ہے۔ کم از کم دو مثالیں ایسی ہیں کہ دو صوبائی اسمبلیاں اس بنا پر توڑ دی گئیں کہ ان اسمبلیوں کے ممبروں اور وزراء کے بارے میں یہ چیز زبان زد خاص و عام تھی کہ وہ کرپٹ ہیں۔ صرف اس بنیاد کے اوپر دو اسمبلیاں بھارت میں dissolve ہوئیں۔ یہ اتنا اہم مسئلہ ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ اس قومی اہمیت کے فوری مسئلے پر ایوان میں بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین! شکریہ جی! جناب چوہدری شجاعت صاحب

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

چوہدری شجاعت حسین ۔ جناب والا! پروفیسر صاحب نے جو تحریک پیش کی۔ اس میں صرف منسٹری آف انڈسٹریز ہی کا نہیں بلکہ اس میں صوبائی حکومت بھی involve ہے اور منسٹری آف فنانس بھی۔ لیکن ہماری وزارت نے جو معلومات اکٹھی کی ہیں۔ میں وہ عرض کرنا چاہوں گا۔

جناب گدون امازئی انڈسٹریل سٹیٹ کے لیے اگست ۱۹۸۹ء سے اکتوبر ۱۹۸۹ء تک دو ماہ کے عرصہ میں چھ گھی یونٹوں کو صوبہ سرحد کی حکومت نے NOC جاری کیے تھے جیسا کہ پروفیسر صاحب نے درست فرمایا کہ اس کے بعد NOC جاری کرنے پر این اوسی لگادی گئی اور اس کے ساتھ ہی ساتھ سرحد کے ترقیاتی ادارے نے جون ۱۹۸۹ء سے نومبر ۱۹۸۹ء تک ۲۰ فرموں کو گھی یونٹ لگانے کے لیے پلاٹ الاٹ کیے۔ ان کو صرف پلاٹ الاٹ کئے گئے اور باقی جو چھ تھے ان کو NOC بھی جاری کر دیئے گئے ......

جناب ڈپٹی چیئرمین : کل ۲۶ ہو گئے .....

چوہدری شجاعت حسین :۔ ۲۰ کو صرف پلاٹ الاٹ کئے گئے لیکن ابھی ان کو NOC نہیں دیئے گئے۔ اس کے بعد ان کے اوپر restruction لگادی گئی۔ گھی کے جن چھ کارخانوں کو NOC جاری کیے گئے ان میں سے ایک کاغان ویجی ٹیبل گھی مل جو سید عباس شاہ کی ملکیت ہے ....

متعدد اراکین : کیا یہ سینٹر سید عباس شاہ ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین: نہیں، نہیں یہ نہیں ہیں جناب بلکہ وہ ایک سابق وفاقی وزیر سید قاسم علی کے بھائی ہیں .....

جناب ڈپٹی چیئرمین: میں سمجھ رہا تھا کہ ہمارے عباس شاہ صاحب ہی جو ہمارے colleague ہیں ان کو پتہ نہیں!

چوہدری شجاعت حسین: میں نے بھی جب لسٹ پڑھی تو ایک دم چونکا اور پتہ کیا۔ میں نے کہا کہ کہیں اپنے ہی نہ پھنس جائیں۔ قانون اور طریقہ کار کے مطابق جناب والا! عام طور پر کارخانہ مکمل ہو جائے اور پیداوار دینے کی پوزیشن میں آجائے تو خام مال درآمد کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ اطلاع کے مطابق پچھلے ہفتے تک، جو ہم نے اپنے آدمی وہاں بھیج کر انفارمیشن لی ہے، کاغان گھی مل ابھی مکمل نہیں ہوئی تھی اور پیداوار دینے کے قابل نہیں تھی کہ کاغان گھی مل نے ۲۵ اپریل ۱۹۹۰ء کو ایک کروڑ بتیس لاکھ روپے کی پام آئل کے لیے ایل سی کھولی جس میں سے ایک ہزار آٹھ سو پینتیس ٹن پام آئل ۹ جون ۱۹۹۰ء کو کراچی پہنچا اور ۲۲ اگست ۱۹۹۰ء کو ایک ہزار آٹھ سو پینتیس میٹرک ٹن کی کھیپ پشاور روانہ کر دی گئی۔ اس کے بعد وزارت خزانہ ہی اس بات کی تحقیقات کر سکتی ہے جناب کہ یہ پام آئل کس کس وقت کس کس کی تحویل میں ہے اور کس جگہ پر رکھا گیا ہے۔ اس

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

یے میری گزارش یہ ہے کہ آپ وزارت خزانہ کو ہدایات دیں کہ وہ جلد تحقیقات کر کے اپنی رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے۔ تب ہی ہم اس کے بارے میں کچھ کہہ سکتے ہیں کیونکہ وزارت خزانہ کے تحت ہی سی بی آر آتا ہے وہی بتا سکتے ہیں کہ آیا اسے ریلیز کیا گیا ہے یا اسے bonded house میں رکھا گیا ہے۔ اس کے اوپر ظاہر ہے ڈیوٹی تو نہیں لیکن اس کو اس وقت وہاں مل میں استعمال کیا جا سکتا ہے یا کیا گیا ہے جو بھی معلومات ہیں وہ وزارت خزانہ ہی مہیا کرے گی تب ہی یہاں اس معاملے پر بحث ہو سکے گی۔ جتنی جلدی وہ مہیا کر دیں گے اتنی جلدی اس پر بحث ہو جائے گی۔

قاضی عبداللطیف: پوائنٹ آف آرڈر، محترم وزیر صاحب سے میں پوچھوں گا کہ وزارت خزانہ اس گورنمنٹ کا حصہ ہے یا اس سے باہر کوئی اور ادارہ ہے کہ جس کا یہ حوالہ دے رہے ہیں کہ وہ جواب دیں گے۔ ان کا فرض تو یہی بنتا تھا کہ یہ ان سے معلومات حاصل کرتے۔ اس لیے کہ مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: قاضی صاحب یہ پوائنٹ آف آرڈر تو نہیں ہے۔ لیکن ہر وزیر اس لحاظ سے اپنی وزارت کے بارے میں معلومات دے سکتا ہے۔ سوال و جواب کے معاملے میں تو یہی ہے کہ کوئی بھی وزیر کیبنٹ کے behalf پر جوابات دے سکتا ہے۔ چوہدری صاحب کو وزارت خزانہ سے کوئی معلومات نہیں پہنچی ہیں۔ پروفیسر صاحب آپ کچھ فرمانا پسند کریں گے۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ وزیر خزانہ صاحب اس معاملے میں معلومات حاصل کر کے ایوان کے سامنے لے آئیں۔ پھر ہم اس مسئلے کو آگے بڑھائیں گے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ سرتاج عزیز صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ اس میں سرتاج عزیز صاحب سے یہی گزارش ہو گی کہ چوہدری صاحب نے اپنے بیان میں فرمایا ہے کہ صوبائی حکومت کی بھی جو involvement ہے وہ بھی ہم جاننا چاہیں گے کہ وہ کہاں اور کیسے بنتی ہے۔ ان کی involvement ہے بھی کہ نہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ انہوں نے ابھی جو تفصیل دی ہے اس کی اگر مفصل رپورٹ مل جائے جو چوہدری صاحب اور آپ کی وزارتوں پر مشتمل ہو تو پھر ایوان میں بیٹھ کر اس پر فیصلہ کریں گے۔

جناب سرتاج عزیز :۔ بنیادی بات تو انہوں نے کہہ دی ہے کہ صوبائی حکومت نے منظوری دی تھی اور زمین دی تھی۔ اگر ایک مل میں ابھی پیداوار شروع نہیں ہوئی تو میرے خیال میں یہ خام مال چونکہ ڈیوٹی فری آ رہا ہے تو اسے آنا چاہیے اور اس کا استعمال ہو سکتا ہے۔ وہ مل ابھی تیار نہیں ہے لیکن مال ۲۲ اگست کو روانہ ہو چکا ہے۔ تحقیقات کریں گے کہ وہ مال اس وقت کہاں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد :۔ ایک پہلو اور بھی ہے کہ کیا دوسری ملیں جن کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے ان کے ساتھ کوئی discriminatory رویہ اختیار کیا جا رہا ہے یا نہیں۔ بس اتنی معلومات ہمیں مل جائیں تو بات پوری ہو جائے گی۔

ADJOURNMENT MOTIONS

i)Re : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

جناب ڈپٹی چیئرمین: ایک بڑا اہم نکتہ اس میں اٹھایا گیا ہے کہ دوسری مل کو پولیس کے ذریعے انہوں نے بند کرایا ہے۔ اس کے متعلق بھی بتایا جائے کہ اس میں کتنی حقیقت ہے۔

چوہدری شجاعت حسین:۔ جناب والا! بتایا جائے کہ وہ کون سی مل ہے کیونکہ چھ ملیں ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ ہاں وہ specifically mention نہیں کی گئی ہے۔ پروفیسر صاحب، منسٹر صاحب فرما رہے ہیں کہ جس مل کو پولیس کے ذریعے بند کرایا گیا ہے اس کا کوئی specific نام وغیرہ ہو تو بتائیں۔

سید عباس شاہ:۔ مجھے اجازت ہو تو ایک دو باتیں عرض کروں۔ جناب گدون امازئی میں دو قسم کی انڈسٹریز ہیں۔ شروع میں تو ہر قسم کی انڈسٹری لگانے کی اجازت تھی۔ بعد میں ایک دم خیال آیا کہ کچھ انڈسٹریز وہ ہیں جن میں کچھ بنایا نہیں جاتا صرف خام مال کو پیک کیا جاتا ہے۔ جیسے گھی یونٹ ہے اس پر ایک تیار کی گئی۔ اس چیز کو تفصیل کے ساتھ دیکھا جائے اور میں یہی چاہوں گا کہ منسٹر صاحب اس کے لیے ایک پالیسی وضع کریں کیونکہ اگر محض پام آئل کو یہاں لا کر اس میں سے ہائیڈروجن پاس کر کے ڈبوں میں بند کرنا چاہتے ہیں تو this is not a processing unit اس میں ایک ایک یونٹ کے لیے گورنمنٹ کو تین سو کروڑ روپے

کا revenue کا نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس میں generation of employment ساٹھ ستر آدمیوں کی ہے۔ اس کے مقابلے میں ایک ٹیکسٹائل مل لگنے سے پانچ یا چھ کروڑ کا فائدہ ہوتا ہے۔ وہاں پر چار سو ساڑھے چار سو افراد کے لیے ایمپلائمنٹ کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ وزیر خزانہ اس پر پوری طرح روشنی ڈالیں اس سے پاکستان میں مزید انڈسٹری لگنے سے اور یونٹ جو sanction ہو رہے ہیں وہ بند نہیں ہوتے۔ لیکن گھی یونٹ کی صورت میں یہ ہے کہ کوئی ایسا یونٹ نہیں جو خود کچھ produce کرتا ہے بلکہ raw material خریدا جاتا ہے اس کی بدبو نکال کر اس میں سے ہائیڈروجن گزاری جاتی ہے پھر اس کو ڈبوں میں بند کر دیا جاتا ہے۔ اس انڈسٹری میں processing ہے اور نہ generation ہے وہاں پر جس مقصد کے لیے یہ یونٹ لگائی گئی تھی اس کا بنیادی مقصد اس علاقے میں لوگوں کے لیے روزگار فراہم کرنا تھا۔ اگر ساٹھ ستر یونٹس اور intoruduce ہو سکیں تو اس سے قریباً پانچ چھ ہزار افراد کو ایمپلائمنٹ فراہم ہوگی۔

So, on this we would like the policy to be explained

__جناب چیئرمین__: شکریہ! پیر صاحب۔ میں سمجھتا ہوں۔ یہ ایک پالیسی ایشو ہے۔ اسے اگر آپ کسی دوسری موشن کی صورت سے لائیں تو اس میں گردوں امانگی پراجیکٹ کی پالیسی اور تمام صورت حال پر discussion ہو سکتی ہے۔ آپ کا نکتہ بہت اہم ہے۔ اگر واقعی اتنی انویسٹمنٹ ہوا اور اس کے بعد ہی

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

employment generation نہ ہو تو کوئی بات بنتی نہیں ہے ۔ سرتاج عزیز صاحب کسی اور موقع پر گدون امازئی پروجیکٹ میں انڈسٹری لگانے کی پالیسی کے متعلق اگر statement دینا چاہتے ہیں تو پیر صاحب کے اس نکتے کی وضاحت بھی کر دیں تاکہ ایوان کو بھی اس بارے میں پتہ چل جائے ۔

<u>جناب سرتاج عزیز</u>: میں ان کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے یہ تجاویز پیش کی ہیں۔ کراچی اور لاہور میں چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے افراد کے ساتھ ملاقات میں اسی قسم کے بہت سے نکات پیش کئے گئے تھے ۔ چنانچہ اس پر ہم مختلف چیمبرز کی ایک کمیٹی بنا رہے ہیں۔ اور ان کا جو mandate ہے وہ یہی ہے کہ گدون امازئی کے جو objectives ہیں وہ تو بجائے خود valid ہیں کہ لوگوں کو روزگار مہیا کیا جائے اور انڈسٹری کو ڈیولپ کیا جائے ۔ لیکن وہ اس طریقے سے ہو کہ باقی ملک میں جو انڈسٹری ہے اس کا اس پر adverse effect نہ پڑے ۔ اس کمیٹی کا دو چار دن میں اعلان ہو جائے گا ۔ ہم ان کو تھوڑا سا وقت دیں گے ۔ تھوڑا سا مسئلہ آگے بڑھے گا تو پھر یہاں بحث مباحثہ مفید ہو گا تاکہ جو facts ہیں اور جو anomalies ہیں جو problems ہیں وہ ذرا صحیح طریقے سے سامنے آجائیں ۔

<u>جناب ڈپٹی چیئرمین</u>: کیا یہ مناسب نہیں ہو گا کہ کمیٹی کو بہتر guidance دینے کے لیے آپ ایوان سے دو چار سینیٹرز حضرات کو اس میں شامل کریں ۔

جناب سرتاج عزیز: یہ sensative مسئلہ ہے اس لیے فی الحال اس پر جو ٹریڈرز ہیں اور بزنس مین ہیں وہ آپس میں بیٹھ کر بات کر لیں۔ مجھ پر بھی اعتراض کر رہے تھے کہ آپ اس میں گورنمنٹ سرونٹس کو نہ لائیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ یہ صحیح ہے لیکن اس میں صرف ٹریڈ کی بات نہ ہو بلکہ اس میں قوم اور خزانے کا بھی خیال رکھا جائے۔

جناب سرتاج عزیز:۔ مطلب یہ ہے کہ دونوں طرف very strong passions ہیں اور بہت ہی اس پر agitation ہو رہا ہے اس لیے ان کو ایک موقع دیا جائے کہ وہ آپس میں کوئی متفقہ لائحہ عمل طے کریں۔ ہم جو بھی فیصلہ کریں گے اس پر ایک سائیڈ ناراض ہوگی یا دوسری ناراض ہوگی۔ چونکہ یہ preliminary stage ہے۔ ضروری نہیں کہ ہم وہی فیصلہ کریں گے جو وہ کہیں گے۔ لیکن جب ان کی رپورٹ گورنمنٹ کے level پر سامنے آجائے گی تو پھر پارلیمنٹ کے ممبرز کو associate کیا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ میں نے تو اس لیے وہ عرض کیا کہ بیوروکریٹس اور ٹریڈرز کی تو آپس میں لگی رہتی ہے وہ باہم agree نہیں کرتے۔ سینیٹ کے حضرات کا یہ تھا کہ یہ میڈیم رول ادا کرتے ہیں۔ یہ نہ بیوروکریٹس ہیں نہ ٹریڈرز

ii)*Re* : INVOLVEMENT OF A MINISTER IN THE CLOSURE OF A GHEE MILL IN GADOON AMAZAI

ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادہ مناسب ہوتا۔ باقی جس طرح آپ مناسب سمجھتے ہیں کریں۔

جناب سرتاج عزیز:۔ سینٹ کی سٹینڈنگ کمیٹی میں بھی یہ مسئلہ لیا جا سکتا ہے۔

جناب عبدالمجید قاضی: جناب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ فیکٹری میں کام شروع ہونے سے پہلے خام مال امپورٹ کیا گیا ہے۔ لہذا یہ بھی دیکھا جائے کہ اس سے پہلے جو فیکٹریاں لگی ہیں۔ انہوں نے تو ایسا نہیں کیا ہے۔ یہ بھی ensure کیا جائے کہ فیکٹری کے functional ہونے سے پہلے کسی اور فیکٹری نے تو ایسا معاملہ نہیں کیا یہ information بھی ایوان کے سامنے لائی جائے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ شکریہ جی۔ انہوں نے نوٹ کر لیا ہوگا۔ جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! اس موشن کے لیے اگر آپ مناسب سمجھیں تو کچھ وقت ضرور مقرر کر دیں کہ یہ کب بحث کے لیے دوبارہ ایوان میں آسکے گی

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ مناسب کیا ہوگا۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ دو تین دن لے لیں۔

جناب سرتاج عزیز:۔ Thursday کو واپس آجائے گی۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ Thursday کو لے آئیں گے، مطلب یہ ہے چوہدری صاحب ٹائم آپ اپنی مرضی سے مانگ لیں۔ دو چار دن مانگ لیں اس کے بعد مکمل انفرمیشن کے ساتھ جمعرات کو یا پرائیویٹ ممبرز ڈے کو اس پر بحث کریں جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

پروفیسر خورشید احمد: پرائیویٹ ممبرز ڈے پر نہیں۔ بدھ یا جمعرات کو۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ جمعرات ٹھیک ہے۔ شکریہ جی۔ اگلی تحریک التوار

iii) *Re*: FAILURE OF THE GOVERNMENT TO UTILIZE ALLOCATED AMOUNT FOR RESEARCH WORK

پروفیسر خورشید احمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم: روزنامہ "جنگ" لاہور کی خبر کے مطابق وزارت صحت کے پاس گزشتہ کئی سالوں سے ایک خطیر رقم تحقیقی مقاصد کے لیے جمع پڑی ہے جسے عدم منصوبہ بندی کے باعث ادویہ سازی کے تحقیقی کاموں و تجزیہ گاہوں کے قیام کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکا یہ ایک اہم اور قومی مسئلہ ہے قومی سرمایہ جامد پڑا ہوا ہے اس لیے سینیٹ کے اجلاس کی معمول کی کارروائی روک کر اس مسئلے پر بحث کی جائے۔

iii) *Re*: FAILURE OF THE GOVERNMENT TO UTILIZE ALLOCATED AMOUNT FOR RESEARCH WORK

Mr. Deputy Chairman : Is it being opposed ?

چونکہ وزیر صاحب نہیں ہیں اس لیے اس کو ڈیفر کر دیتے ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد: ٹھیک ہے جی اس کو ڈیفر کر دیں۔

Mr. Javed Jabbar: Mr. Chairman, while I would very much endorse the request to arrange discussion on this subject which has been raised by the adjournment motion of Senator Prof. Khurshid Ahmed, I do wish to point out that the subject of the adjournment motion does not qualify within the criteria for an adjournment motion Now the reason why I say this is that a number of adjournment motions which I have submitted last week were rejected in the Chamber on the ground that they did not fulfil the criteria specified in the Rules of Procedure. I hope that this discriminatory treatment is not deliberate but inadvertent. Because while it is very relevant to discuss the allocation made for research lying unused with the Ministry of Health, such imbalanced selection of adjournment motions is not fair to other members of the House.

جناب ڈپٹی چیئرمین: شکریہ! یہ پوائنٹ آف آرڈر تو بنتا نہیں ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میرے خیال میں چیئرمین کا یہ prerogative ہے اگر آپ کو اس معاملے میں کوئی شکایت ہے تو آپ چیمبر میں تشریف لے آئیں آپ کی تحریک التوا جو ہے اس پر آپ کو مطمئن کیا جائے گا۔

Mr. Javed Jabbar : Thank you Mr. Chairman for your ruling. I only wanted to draw your attention to the specific criteria for an adjournment motion mentioned in the Rules of Procedures.

Mr. Deputy Chairman : This is always kept in view while deciding a motion. Yes Prof. Khurshid Sahib.

پروفیسر خورشید احمد: - جناب چیئرمین! میں جاوید صاحب کو یاد دلانا چاہتا ہوں کہ وہ اب اپوزیشن بنچوں پر آگئے ہیں وزارت میں نہیں رہے ہیں اور تحریک التوا پر اعتراض کرنے کا prerogative وزیر کا ہوتا ہے ممبر کا نہیں اور میں ان کو بتانا چاہتا ہوں کہ میری اپنی تحریکات التوا بھی تو قبول ہوئی ہیں۔ ان سے کم از کم تین گنا زیادہ چیمبر میں مسترد ہوئی ہیں لیکن میں نے یہاں آکر اس نوعیت کا واویلا نہیں کیا ہمیں بہر حال کچھ ضابطوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: - شکریہ! ابھی تو admissibility پر بات ہوئی ہے یہ ایڈمٹ نہیں ہوئی ہے یہ چیمبر میں بیٹھ کر دیکھا جاتا ہے کہ کس کو ایوان میں لے جانا ہے۔ کس کو نہیں لے جانا اگر کسی بھی معزز رکن کو کوئی شکایت ہو تو چیمبر میں تشریف لا سکتے ہیں اور ان کو ہم مطمئن کر سکتے ہیں۔ بہت شکریہ!

Mr. Javed Jabbar : Sir, the honourable Senator has himself referred to a number of motions which were rejected in the Chamber. So, I do not see why he should object if one raises a very valid point connected with the Rules of Procedures. Because this item is not connected with an event of recent occurence, which is a specific requirement for an adjournment motion.

ADJOURNMENT MOTIONS

iii) *Re*: FAILURE OF THE GOVERNMENT TO UTILIZE ALLOCATED AMOUNT FOR RESEARCH WORK

جناب ڈپٹی چیرمین: بہت شکریہ! جی، پوائنٹ آف آرڈر پھر بھی نہیں بنتا۔

پروفیسر خورشید احمد:۔ جناب چیئرمین! میں یہ ثابت کروں گا کہ یہ recent occurrance ہے یا نہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین:۔ پروفیسر صاحب میرے خیال میں اس بحث میں مزید آگے نہیں جانا چاہیے۔ یہ چیئر کا prerogative ہے آپ میں سے کسی کو کوئی شکایت ہے تو چیمبر میں تشریف لے آئیں۔ admissibility تو بعد میں یہاں بیٹھ کر decide ہوتی ہے ایوان میں کس کو لانا ہے کس کو نہیں لانا یہ میرے خیال میں چیئرمین کا prerogative ہے وہ جسے مناسب سمجھتے ہیں یہاں لاتے ہیں اگر کوئی شکایت ہے تو چیمبر میں تشریف لائیں وہاں تسلی کرائی جا سکتی ہے

Prof. Khurshid Ahmed: Is it deferred ?

Mr. Deputy Chairman : Yes, it is deferred till the concerned Minister comes Javed Jabbar Sahib.

RE: NAMES PLACED ON THE EXIT CONTROL LIST

Mr. Javed Jabbar : Sir, regarding my adjournment motion No. 56 concerning the confusion about names placed on the exit control list, we have been given an assurance by the Chairman and the Minister for Interior that this clarification would be provided in the Senate in today's sitting.

جناب ڈپٹی چیئرمین: صحیح ہے ابھی اس کی باری تو آئی نہیں ویسے تحاریک التوا کا وقت ختم ہو گیا ہے بلکہ میں نے پانچ منٹ اوپر دے دیئے ہیں۔

Mr. Javed Jabbar : But how does that supersede the requirement of making available the information as directed by the Chairman of the Senate.

Mr. Deputy Chairman : The Minister is present here. I will request him if he has got the information, he may kindly give to the House.

زاہد سرفراز صاحب، جاوید جبار صاحب سے پچھلی نشست میں یہ وعدہ کیا گیا تھا۔ ان کی ایک تحریک التوا تھی جو exit control list پر کچھ لوگوں کے ناموں کے بارے میں تھی۔ اس کے متعلق آپ نے کچھ بیان دینا تھا وہ دے دیں۔

میاں زاہد سرفراز:۔ جناب چیئرمین! آپ کے حکم کے مطابق آج میں وہ ساری فہرست بھی ساتھ لے آیا ہوں اصل بات یہ ہے کہ ۶؍اگست تک ۴۴۴ لوگوں کے نام exit control list پر تھے، ۶؍اگست کے بعد حکومت میں تبدیلی آئی اور اس دن سے آج تک ۳۳ آدمیوں کے نام exit control list میں مزید شامل کئے گئے ہیں ان ۳۳ آدمیوں میں صرف ایک قومی اسمبلی کا رکن ہے اور اس کا نام بہرام ڈی اواری ہے اور ان کو بھی بحیثیت ایک قومی اسمبلی کے رکن کے فہرست میں شامل نہیں کیا گیا یا ان کے اوپر پابندی عائد نہیں کی گئی میرے خیال میں سینیٹ اس بات سے بخوبی آگاہ ہے کہ بہرام ڈی اواری اس ملک کا ایک بہت بڑا کاروباری شخص ہے۔ اور کاروباری قسم کے جو indisciplines ہوئے ہیں ان میں اس کا نام آتا ہے۔ ایک انکوائری کی بنا پر اس کا نام اس فہرست میں دیا گیا ہے ورنہ ایک بھی ایم این اے ایک بھی ایم پی اے یا کسی وزیر کا نام اس exit control list میں شامل نہیں ہے۔ ان ۳۳ ناموں میں کسی سینیٹر کا نام بھی نہیں ہے۔ صرف ایک قومی اسمبلی کے رکن کا نام ہے اور اس کو بھی بلحاظ ممبر قومی اسمبلی کے شامل نہیں کیا گیا ایک کاروباری شخص کے طور پر اس کے اوپر پابندی لگائی گئی باقی دوسرے ناموں میں ڈی ایف آئیز کے چیئرمین ہیں یا مینجنگ ڈائریکٹرز ہیں کچھ ایک دو

[Mian Zahid Sarfaz]

سرکاری ملازم ہیں جن سے corruption cases میں relevant information مل سکتی ہے جو کہ under scrutiny ہیں اگر آپ کا حکم ہو تو میں ان کے نام بھی پڑھ دیتا ہوں ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : میرے خیال میں اس مرحلے پر نام پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ شکریہ ! جاوید جبار صاحب ۔

Mr. Javed Jabbar : In view of the information provided by the Minister, I do not press the adjournment motion.

Mr. Deputy Chairman : Thank you, not pressed. Next adjournment motion, Dr. Noor Jehan Panezai. Mohammad Ali Khan Sahib on a point of order.

Mr. Mohammad Ali Khan : Sir, this has already been moved once and has gone to the concerned Standing Committee. So, when it comes back from the committee then it will be discussed.

Mr. Deputy Chairman : This is property of the House.

انہوں نے تو درخواست کی تھی کہ رپورٹ آئے بغیر ہم اس کو پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ یہ فیصلہ کریں ۔

RE: NAMES PLACED ON THE exit CONTROL LIST

Mr. Mohammad Ali Khan : It is very difficult to discuss the motion without the report of the Committee because those people have already worked on it. We could do one thing i.e. to request them to submit their report as early as possible and when the report comes, then it will be placed before the House and we will discuss it Inshallah.

Mr. Deputy Chairman : But who is the Chairman of the Committee ? The Chairman of the Committee never asked for the extension of time.

جناب عبدالرحمٰن جمالی ۔ جناب چیئرمین ! میری درخواست ہے کہ آپ اس کو ایک ہفتے تک مؤخر کر دیں تاکہ قائمہ کمیٹی کی رپورٹ بھی آجائے۔ اگلے پرائیویٹ ممبرز ڈے پر اسے ہم لے لیں گے ۔

جناب ڈپٹی چیئرمین : جو بھی ایوان کی رائے ہو اس کے مطابق کریں۔

ڈاکٹر نور جہاں پانیزئی : جناب چیئرمین اس کی urgency اس لیے ہے کہ کمیٹی میں پہلے ہی چار پانچ مہینے گزر چکے ہیں کیونکہ سابقہ حکومت میں اس کو زیادہ اہمیت نہیں دی گئی تھی۔ آج اس کی urgency بڑی زیادہ ہے آپ یہ assurance دے دیں کہ جلد از جلد اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کر دی جائے گی تو پھر اس کو میں چھوڑ سکتی ہوں ورنہ یہ بڑا اہم مسئلہ ہے کہ آپ کی ۵۲ فیصد آبادی انتظار کر رہی ہے اور یہ رپورٹ قائمہ کمیٹی میں ۴، ۵ مہینے سے پڑی ہوئی ہے

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ یہ واقعی قابل افسوس ہے اور یہ نکتہ قابل غور بھی ہے کہ اگر ۴، ۵ مہینے سے رپورٹ کمیٹی کے پاس ہے تو میں نہیں سمجھتا ہوں کہ کمیٹی کی اور کیا مصروفیات ہیں کہ ابھی تک رپورٹ پیش نہیں کر سکی اس لیے میں گزارش کروں گا کہ ایک ہفتے کے اندر کمیٹی کے چیئرمین صاحب اپنی رپورٹ ایوان میں پیش کر دیں تاکہ اس کے بعد اس معاملے کو ٹیک اپ کیا جا سکے ۔

(اس مرحلے پر اذان شروع ہوگئی)

جناب ڈپٹی چیئرمین :۔ انشاءاللہ بیس منٹ کے بعد دوبارہ ملیں گے ۔

[The House adjourned for prayers]

[The House re-assembled after interval with Mr. Deputy Chairman (Syed Muhammad Fazal Agha) in the Chair].

جناب ڈپٹی چیئرمین: بسم اللہ الرحمن الرحیم ایک ہے کہ ۳۰-۷ بجے شام وزیراعظم صاحب نے ڈنر کا اہتمام کیا ہے۔ وزراء صاحبان کو بھی وہاں جانا ہے۔۔۔

Syed Abbas Shah : Sir, they are all the day with him and if they do not go for dinner it does not make any difference

جناب ڈپٹی چیئرمین: خان صاحب، اس سلسلے میں کیا رائے ہے انہوں نے درخواست کی ہے کہ۔

the House may be adjourned at 7.30 p.m. because they have to be there with the Prime Minister. It is already 7.30 p.m.

سید عباس شاہ: ریزولیوشن ایڈمٹ کریں۔ پھر جانے دیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: کیسے ایڈمٹ کرلوں۔ جی خاں صاحب۔

Mr. Muhammad Ali Khan : Alright Sir, if they have received an invitation and have accepted it. That is very good, they must go and attend the dinner Sir.

Mr. Javed Jabbar : Mr. Chairman, as a matter of principle surely the proceedings of the House can not be subject to a dinner invitation, you can adjourn it 8.30. There is only one day in the week for private members, business and 7.30 p.m. is too early for dinner Mr. Chairman, it is too early that they will get indigestion.

Mr. Depty Chaimran : I wish you had these things in mind previously. Yes, Prof. Khurshid Shahib.

Prof. Khurshid Ahmad: Once again I have the pleasure in agreeing with Javed Jabbar.

پروفیسر خورشید احمد: - جناب یہ ایوان کے ڈی کورم کے خلاف ہے کہ ہم محض دو وزرا کے ڈنر کی خاطر ہاؤس کو adjourn کریں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین: دو وزرا کی بات نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ اگر وزرا صاحبان نہیں ہوں گے یا ان کی عدم موجودگی میں کوئی اہم بحث ہوگی تو مشکل پیش آئے گی۔ پروفیسر صاحب ساڑھے سات بجے تو ڈنر کی بات سمجھ میں نہیں آتی ان کی کوئی اور important engagements ہوں گی۔

It must be a meeting followed by a dinner.

پروفیسر خورشید احمد: یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ ساتھ ہی کھانا بھی ہے

Mr. Deputy Chairman : It must be a meeting followed by a dinner

اگر یہ میٹنگ میں absent ہوں گے تو وہاں ان کا کچھ حرج ہوگا اور یہاں پر بھی کوئی منسٹر نہ ہو تو ہماری proceedings کا بھی کوئی مقصد نہیں بنتا اب جیسے آپ لوگ حکم کریں۔

__پروفیسر خورشید احمد:__ جناب چیئرمین! قبل اس کے کہ آپ adjourn کریں میں ایک مسئلے کی طرف وزیر خزانہ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آج دو سینیٹرز اور وزیر اعظم صاحب کے ایک مشیر مڈل ایسٹ کے دورے پر گئے ہیں ان چاروں ممالک کا دورہ کریں گے۔ جو گلف میں tension کی بنا پر زیادہ متاثر ہوئے ہیں اور آپ کو علم ہے کہ اس وقت پاکستان کے لیے یہ مسئلہ کتنی قومی اہمیت کا حامل ہے۔ ہمارے تقریباً ساڑھے تین چار لاکھ افراد جو اب تک وہاں کے حالات سے متاثر ہو چکے ہیں واپس آ رہے ہیں۔ لوگ لٹ پٹ کر آ رہے ہیں جن کی ساری عمر کی savings کویت میں frozen پڑی ہیں وہ لوگ جنہوں نے ہزاروں کمائے ہیں وہ تہی دست ہو کر آ رہے ہیں۔ میں ان حالات میں چاہتا ہوں کہ وزیر خزانہ خصوصیت سے اس چیز کی طرف توجہ دیں کہ جو لوگ وہاں سے واپس آ رہے ہیں ان کے لیے فوری طور پر ایک Rehabilitation Bureau قائم کیا جائے وہ افراد جو اس سے پہلے سرکاری ملازمتوں میں تھے مرکزی حکومت میں

[Prof Khurshid Ahmed]

صوبائی حکومتوں میں سرکاری کارپوریشنوں میں ان لوگوں کے لیے کوشش کی جائے کہ اگر ان کو re-instate کیا جاسکتا ہو یا re-absorb کیا جاسکتا ہو تو اس کام کو کیا جائے اور اسی طریقہ سے پرائیویٹ سیکٹر کو بھی انہیں involve کیا جائے کیونکہ ان افراد نے ملک کی خدمت کی ہے تو یہ ایک قومی مسئلہ ہے

دوسری چیز یہ ہے کہ وہ families جو وہاں stranded ہیں اور وہ بینک کے ذریعے سے اپنی families کو support کرنے کے لیے ماہانہ کچھ رقوم بھیجتی تھیں۔ اب مہینہ ختم ہو رہا ہے جس طرح پہلی تاریخ کو ملازمین تنخواہ کے لیے پریشان ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ افراد بھی ہوں گے میں ہنڈی والوں کی بات نہیں کرتا ہوں لیکن جو بینک کے ذریعے سے پیسہ آرہا تھا اس کے لیے کوئی نہ کوئی سکیم بنائیں زکوٰۃ سے ان کو قرض دیں بینک سے قرض دلوائیں کوئی اور راستہ آپ نکالیں لیکن دونوں پہلوؤں پر وزیر خزانہ کو توجہ دینی چاہیے اور اس کے لیے فوری طور پر کوئی task force بنا کر کوئی راستہ نکالیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کے اوپر فوری طور پر توجہ دینی چاہیے

جناب ڈپٹی چیرمین :۔ آج کے ایجنڈے پر Gulf crises کی آئیٹم تھی۔ لیکن بوجہ مجبوری وہ زیر بحث نہ آسکی سرتاج عزیز صاحب نے آپ کے پوائنٹس نوٹ کر لیے ہوں گے اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن بھی ہے میرے خیال میں

they must be taking care of all those who are coming back.

یہ بہت اہم نکتہ ہے اور واقعی آپ نے صحیح فرمایا تھا کہ وہاں پر ان کا جو کچھ تھا وہ سب وہیں رہ گیا اور وہ تہی دست ہو کر آرہے ہیں حکومت کو اس طرف خاص توجہ دینی چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ سرتاج عزیز صاحب نے اس کو نوٹ کر لیا ہو گا۔

پروفیسر خورشید احمد: کیوں کہ اوورسیز پاکستانیز فاؤنڈیشن کے پاس ایک ویلفیئر فنڈ ہے اس میں وہ پیسے جمع کرتے رہے ہیں وہ اس فنڈ کو activate کر سکتے ہیں کیا سرتاج عزیز صاحب اس سلسلے میں کچھ کہنے کو تیار ہیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین ۔ اب تو میرے خیال میں ٹائم کی بات ہے اور ایجنڈے کی آئیٹم میں بھی ہے میرے خیال میں اگلی sitting میں سرتاج عزیز صاحب اس پر کوئی بیان دیں گے کہ کیا اقدام یہ کر رہے ہیں کل جب انشاءاللہ دوبارہ ملیں

[Mr. Deputy Chairman]

گے اور وقت ملا تو سر تاج عزیز صاحب سے گزارش کریں گے کہ اس پر کوئی بیان دیں اس وقت میرے خیال میں اس نشست کو برخواست کرتے ہیں کل صبح ساڑھے دس بجے انشاءاللہ دوبارہ ملیں گے۔ یعنی ۲۷ اگست سوموار کے دن شکریہ!

[The House adjourned to meet again at ten thirty of the clock in the morning on Monday, the 27th August, 1990]